البحر الرائق - (٥ / ٢٨١)

ومنها أن يكون المبيع معلوما والثمن معلوما علما يمنع من المنازعة فالمجهول جهالة مفضية إليها غير صحيح۔

حاشية ابن عابدين - (٤ / ٥٠٥)

وأما الثالث وهو شرائط الصحة فخمسة وعشرون منها عامة ومنها خاصة فالعامة لكل بيع شروط الانعقاد المارة لأن ما لا ينعقد لا يصح وعدم التوقيت ومعلومية المبيع ومعلومية الثمن بما يرفع المنازعة فلا يصح بيع شاة من هذا القطيع۔

(۴)۔۔۔درد کی وجہ سے آنکھ سے نکلنے والے پانی کے بارے میں اگر یقین یا ظن غالب ہو کہ یہ پانی کسی زخم کی وجہ سے نکل رہا ہے خواہ وہ زخم ظاہر ہو یا کسی ماہر ڈاکٹر کے بتانے سے معلوم ہو تو اس صورت میں اس پانی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائگا ورنہ نہیں ٹوٹے گا۔

حاشية ابن عابدين - (١ / ١٤٨)

قال في الفتح وهذا التعليل يقتضي أنه أمر استحباب فإن الشك والاحتمال لا يوجب الحكم بالنقض إذ اليقين لا يزول بالشك نعم إذا علم بإخبار الأطباء أو بعلامات تغلب ظن المبتلى يجب اهـ واللہ اعلم بالصواب

نعمان عفا اللہ عنہ

محمد نعمان خالد عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲۷ جمادی الاخری ۱۴۳۲ھ

۳۱ مئی ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۲۷/۶/۱۴۳۲ھ

مفتی

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

یکم رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۶۷/۱۳۶۴

۲۷/۶/۱۴۳۲ھ

۲۵/۶/۲۰۱۱ء

۲/۳

28289/169

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

محترمین ومکرمین حضرات مفتیانِ کرام مدظلھم العالیٰ!

السام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ آپ حضرات بخیریت وعافیت ہوں گے۔ اللہ جل شانہ آپ حضرات کا مبارک سایہ ہمارے اور جمیع امت پر تادیر قائم ودائم رکھے۔ آمین۔

گذارش ہے کہ درج ذیل مسائل کے متعلق آپ حضرات کی رہنمائی مطلوب ہے:۔

(۵) عموماً ریت یا لوہے کا ذرہ اگر آنکھ کے قرنیہ پر قوت سے ٹکرائے تو اس جگہ پر زخم ہو جاتا ہے۔ یا بعض مریضوں کی آنکھوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں (Conceretions) قدرتی طور پر بن جاتی ہیں اور ان کی وجہ سے آنکھوں میں چبھن، خارش، سرخی اور پانی بہتا ہے، کبھی یہ پانی گاڑھا اور لیس دار ہو جاتا ہے (Mucoid Discharge) اور کبھی پتلا ہوتا ہے (Serous Discharge) لیکن یہ پیپ کی شکل (Pus) میں نہیں ہوتا، اس پانی کی مختلف شکلوں میں وضو، غسل، طہارت کا کیا حکم ہے؟

(۶) آنکھ میں کوئی تنکا، مچھر، ریت یا لوہے کا ذرہ وغیرہ پڑنے سے جو پانی بہتا ہے کیا وہ پانی نجس ہے؟ اس پانی کے بہنے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

امید ہے کہ جلد از جلد مفصل ومدلل جواب عنایت فرما کر ممنون فرمادیں گے۔ جزاکم اللہ خیراً

فقط والسلام

المستفتی: عاطف محمود

مدنی مسجد، مدرسہ القرآن عقب نئی غلہ منڈی

فیصل کالونی پتوکی ضلع قصور

بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

سوال کے جواب سے پہلے بطورِ تمہید عرض ہے کہ آنکھ سے اگر پیپ یا پیپ نما گدلا پانی بہے تو اس صورت میں یہ پانی مطلقاً ناقضِ وضوء ہوگا۔

اور اگر آنکھ سے معمول کے برخلاف پانی نکلے تو ایسے پانی کی عموماً دو حالتیں ہوتی ہیں:

۱۔۔ آنکھ میں ہونے والے کسی زخم یا دانے کی وجہ سے (جس کی علامت یہ ہے کہ آنکھ میں درد اور تکلیف محسوس ہو) پانی بہے، تو ایسی صورت میں آنکھ سے نکلنے والا پانی ناقضِ وضوء ہوگا۔

۲۔۔ آنکھ سے پانی کا نکلنا زخم یا دانے کی وجہ سے نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے ہو، مثلاً رونے کی وجہ سے یا کمزور نظر والوں کا زیادہ دیر تک کسی چیز پر توجہ دینے سے یا پیاز وغیرہ کاٹنے سے یا مچھر، مٹی، ریت وغیرہ کے ذرات یا تنکے یا کسی اور چیز کے آنکھ میں پڑ جانے کی وجہ سے جو پانی نکلے، تو ایسے پانی کے نکلنے سے وضوء، طہارت اور نماز پر مطلقاً کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

نیز یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ آنکھ میں زخم یا دانے کی وجہ سے نکلنے والے پانی یا پیپ کے مطلقاً ناقضِ وضوء ہونے کا حکم اس وقت تک ہے جب تک نکلنے والا پانی یا پیپ آنکھ سے مسلسل نہ نکلے، لیکن اگر آنکھ سے پیپ یا پانی مسلسل اس طرح بہتا ہو کہ ایک فرض نماز پڑھنے جتنا وقت بھی نہ رکتا ہو تو ایسی صورت میں یہ شخص شرعاً معذور ہوگا اور اس پر معذور کے احکام جاری ہونگے۔

تمہید کے بعد سوالات کے بالترتیب جوابات ملاحظہ فرمائیں:

(۱)۔۔۔ آپریشن کے زخم کی وجہ سے جو پانی آنکھ سے بہتا ہے وہ ناقضِ وضوء ہے، البتہ آپریشن کے بعد جب تک آنکھ میں ٹانکے موجود ہوں، تب تک چونکہ زخم کے وجود کا امکان ہوتا ہے اس لیے طہارت کے معاملے میں احتیاط یہی ہے کہ اس صورت میں بھی نکلنے والا پانی ناقضِ وضو ہو، تاہم بہتر یہ ہے کہ اس سلسلے میں ڈاکٹر حضرات سے مشورہ کر لیا جائے کہ ابھی تک زخم تر و تازہ ہوگا یا ختم ہو چکا ہوگا، اگر ابھی تک زخم موجود ہو تو اس صورت میں نکلنے والے پانی کا سبب چونکہ یہ زخم ہے اور اس بات کا بھی امکان موجود ہے کہ اسی زخم سے ہی پانی نکل رہا ہو، اس لیے ایسا پانی ناقضِ وضوء ہوگا، اور اگر زخم ٹھیک ہو گیا ہو تو محض ٹانکے کی چبھن سے نکلنے والا پانی حکم میں، آنکھ میں پڑنے والے مٹی

دار الافتاء

یا ریت کے ذرات کی چبھن سے نکلنے والے پانی کی طرح ہوگا جو ناقضِ وضوء نہیں ہے، اس لیے یہ بھی ناقضِ وضوء نہیں ہوگا۔

(۲)۔۔۔ زخم ٹھیک ہونے اور ٹانکے نکال دیے جانے کے بعد بھی اگر پانی نکلے تو علامہ شامیؒ کے نزدیک چونکہ ایسے پانی کی ابتداء، زخم یا دانہ ہی کی وجہ سے ہوئی تھی، لہٰذا زخم ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی نکلنے والا پانی ناقض ہوگا، تاہم صاحب "التحریر المختار" کے نزدیک صحیح قول یہی ہے کہ زخم ٹھیک ہو جانے کے بعد نکلنے والا پانی ناقضِ وضوء نہیں ہے۔

(۳)۔۔۔ آنکھوں سے محض سوزش یا حساسیت کی وجہ سے نکلنے والا پانی ناقضِ وضوء نہیں ہے بشرطیکہ سوزش یا حساسیت کی وجہ، آنکھ یا پلکوں کی اندرونی اطراف میں کوئی زخم یا دانہ نہ ہو، ورنہ پانی نکلنے سے وضوء ٹوٹ جائے گا۔

(۴)۔۔۔ محض غدود کی وجہ سے نکلنے والا پانی بھی ناقض نہیں ہے۔

(۵)۔۔۔ آنکھ میں بننے والی کنکریاں، بظاہر دانے کے حکم میں ہیں اور آنکھ میں موجود دانے میں سے جو پانی نکلتا ہو، اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، لہٰذا ان کنکریوں سے نکلنے والا پانی ناقض ہوگا، خواہ وہ پیپ کی شکل میں ہو یا نہ ہو۔

(۶)۔۔۔ آنکھ میں تنکا، مچھر، ریت یا لوہے کا ذرہ پڑنے سے اگر آنکھ میں کوئی زخم نہ ہو تو محض ان اشیاء کے پڑنے سے جو پانی آنکھ سے نکلتا ہے، اس پانی سے وضوء نہیں ٹوٹتا اور ایسا پانی نجس بھی نہیں ہے۔

الدر المختار – (1 / 147)

(كما) لا ينقض (لو خرج من أذنه) ونحوها كعينه وثديه (قيح) ونحوه كصديد وماء سرة وعين (لا بوجع وإن) خرج (به) أي بوجع (نقض) لأنه دليل الجرح فدمع من بعينه رمد أو عمش ناقض فإن استمر صار ذا عذر مجتبى والناس عنه غافلون

حاشية ابن عابدين – (1 / 147)

قوله (وصديد) في المغرب صديد الجرح ماؤه الرقيق المختلط بالدم

قوله (وعين) أي وماء عين وهو الدمع وقت الرمد

وفي بعض النسخ وغيره بدل وعين أن غير ماء السرة كماء نفطة وجرح

قوله (لا بوجع) تقييد لعدم النقض بخروج ذلك وعدم النقض هو ما مشى عليه الدرر والجوهرة والزيلعي معزيا للحلواني قال في البحر وفيه نظر بل الظاهر إذا كان الخارج قيحا أو صديدا لنقض سواء كان مع وجع

أو بدونه لأنهما لا يخرجان إلا عن علة نعم هذا التفصيل حسن فيما إذا كان الخارج ماء ليس غير ا هـ

وأقره في الشرنبلالية وأيده بعبارة الفتح الجرح والنفطة وماء الثدي والسرة والأذن إذا كان لعلة سواء على الأصح ا هـ

فالضمير في كان للماء فقط فهو مؤيد لكلام البحر

وفيه إشارة إلى أن الوجع غير قيد بل وجود العلة كاف وما بحثه في البحر مأخوذ من الحلية واعترضه في النهر بقوله لم لا يجوز أن يكون القيح الخارج من الأذن عن جرح برا وعلامته عدم التألم

حاشية ابن عابدين – (1 / 148)

فالحصر ممنوع ا هـ أي الحصر بقوله لا يخرجان إلا عن علة

وأنت خبير بأن الخروج دليل العلة ولو بلا ألم وإنما الألم شرط للماء فقط فإنه لا يعلم كون الماء الخارج من الأذن أو العين أو نحوهما دما متغيرا إلا بالعلة والألم دليلهما بخلاف نحو الدم والقيح ولذا أطلقوا في الخارج من غير السبيلين كالدم والقيح والصديد أنه ينقض الوضوء ولم يشترطوا سوى التجاوز إلى موضع يلحقه حكم التطهير ولم يقيدوه في المتون ولا في الشروح بالألم ولا بالعلة فالتقييد بذلك في الخارج من الأذن مشكل لمخالفته لإطلاقهم

قوله (وعمش) هو ضعيف الرؤية مع سيلان الدم في أكثر الأوقات درر وقاموس

قوله (ناقض الخ) قال في المنية **وعن محمد إذا كان في عينيه رمد وتسيل الدموع منها آمره بالوضوء لوقت كل صلاة لأني أخاف أن يكون ما يسيل منها صديدا فيكون صاحب العذر ا هـ**

قال في الفتح وهذا التعليل يقتضي أنه أمر استحباب فإن الشك والاحتمال لا يوجب الحكم بالنقض إذ اليقين لا يزول بالشك نعم إذا علم بإخبار الأطباء أو بعلامات تغلب ظن المبتلى يجب ا هـ

قال في الحلية ويشهد له قول الزاهدي عقب هذه المسألة وعن هشام في جامعه إن كان قيحا فكالمستحاضة وإلا فكالصحيح ا هـ

ثم قال في الحلية **وعلى هذا ينبغي أن يحمل على ما إذا كان الخارج من العين متغيرا ا هـ**

أقول الظاهر أن ما استشهد به رواية أخرى لا يمكن حمل ما مر عليها بدليل قول محمد لأني أخاف أن يكون صديدا **لأنه إذا كان متغيرا** يكون **صديدا أو قيحا** فلا يناسبه التعليل بالخوف وقد استدرك في البحر على ما

في الفتح بقوله لكن صرح في السراج بأنه صاحب عـذر فكـان الأمـر للإيجاب ا هـ ويشهد له قول المجتبى ينتقض وضوءه

قوله (مجتبى) عبارته الدم والقيح والصديد وماء الجرح والنفطة وماء البثرة والثدي والعين والأذن لعلة سواء على الأصح وقولهم والعين والأذن لعلـة دليل على أن من رمدت عينه فسال منها ماء بسـبب الرمـد ينـتقض وضوءه وهذه مسألة الناس عنها غافلون ا هـ

وظاهره أن المدار على الخروج لعلة وإن لم يكن معه وجع تأمل

وفي الخانية الغرب في العين بمنزلة الجرح فيما يسيل منه فهو نجس

قال في المغرب والغرب عرق في مجرى الدمع يسقي فلا ينقطع مثل الباسور وعن الأصعمي بعينه غرب إذا كانت تسيل ولا تنقطع دموعها

والغرب بالتحريك ورم في المآقي وعلى ذلك صح التحريك والتسـكين في الغرب ا هـ

أقول قد سئلت عمن رمد وسال دمعه ثم استمر سائلا بعد زوال الرمد وصار يخرج بلا وجع فأجبت بالنقض أخذا مما مر لأن عروضه مع الرمد دليل على أنه لعلة وإن كان الآن بلا رمد ولا وجع خلافا لظاهر كـلام الشارح فتدبر

وفى التحرير المختار تحته:

"(قوله أخذا مما مر الخ) أى من مسألة الصديد، بناء على ماقاله صاحب البحر وأنت خبير بأن هناك فرقا جليا بين ما هنا وبين هناك ، فـان كون الصديد ناشئاً عن العلة ظاهر، وأما الدمع فليس بلازم أن يكون عن علة"

الفتاوى الهندية – (1 / 11)

والغرب في العين بمنزلة الجرح فما يسيل منه ينقض الوضوء كذا في فتاوى قاضي خان ولو كان في عينيه رمد أو عمش يسيل منهما الدموع قـالوا يؤمر بالوضوء لوقت كل صلاة لاحتمال أن يكون صديدا أو قيحا كذا في التبيين

بدائع الصنائع – (5 / 274)

والغرب وهو ورم في الأماق وهي أطراف العين التي تلي الأنف

دار الإفتاء

وقيل هو درور الدمع دائما والظفرة وهي التي يقال لها بالفارسية ناخنه والشتر وهو انقلاب جفن العين والبرص والقرع والسلع والشلل والزمانة والفدع وهو إعوجاج في الرسغ من اليد أو الرجل والفجج مصدر الأفجج وهو الذي يتدانى عقباه وينكشف ساقاه في المشي

حاشية ابن عابدين – (1 / 305)

مطلب في أحكام المعذور قوله (وصاحب عذر) خبر مقدم بول مبتدأ مؤخر لأنه معرفة والأول نكرة فافهم قال في النهر قيل السلس بفتح اللام نفس الخارج وبكسرها من به هذا المرض

قوله (لا يمكنه إمساكه) أما إذا أمكنه خرج عن كونه صاحب عذر كما يأتي ط

قوله (أو استطلاق بطن) أي جريان ما فيه من الغائط

قوله (أو انفلات ريح) هو من لا يملك جمع مقعدته لاسترخاء فيها نهر

قوله (أو بعينه رمد) أي ويسيل منه الدمع ولم يقيد بذلك لأنه الغالب

قوله (أو عمش) ضعف الرؤية مع سيلان الدمع في أكثر الأوقات ح عن القاموس

قوله (أو غرب) قال المطرزي هو عرق في مجرى الدمع يسقى فلا ينقطع مثل الباسور وعن الأصمعي بعينه غرب إذا كانت تسيل ولا تنقطع دموعها والغرب بالتحريك ورم في المآقي ا هـ فافهم

قوله (وكذا كل ما يخرج بوجع الخ) ظاهره يعم الأنف إذا زكم ط لكن صرحوا بأن ماء النائم طاهر ولو منتنا فتأمل

وعبارة شرح المنية كل ما يخرج بعلة فالوجع غير قيد كما مر وفي المجتبى الدم والقيح والصديد وماء الجرح والنفطة وماء البثرة والثدي والعين والأذن لعلة سواء على الأصح ا هـ

وقدمنا في نواقض الوضوء على البحر وغيره أن التقييد بالعلة ظاهر فيما إذا كان الخارج من هذه المواضع ماء فقط بخلاف ما إذا كان قيحا أو صديدا وقدمنا هناك أيضا بقية المباحث المتعلقة بالدمع فراجعها

و فى امداد الاحكام(١/٣٥٥)

والظاهر أن المراد بالعلة فى كلام الفقهاء الجرح لا مطلق المرض والا لزم كون الدمع ناقضاً ايضاً لا سيما من ضعيف القلب فانه لايبكى الا لعلة فى قلبه ـــالخ

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح – (1 / 57)

وفي الجوهرة عن الينابيع **الماء الصافي إذا خرج من النفطة لا ينقض**

دار الإفتاء

وفي المغرب هي بفتح النون وكسر الفاء وزن كلمة الجدري وبكسر النون وسكون الفاء القرحة التي امتلأت وحان قشرها والتحريك لغة فيها ذكره العلامة نوح وفي التبيين ولو كان بعينه رمدا أو عمش يسيل منها الدموع

قالوا يؤمر بالوضوء لوقت كل صلاة لإحتمال أن يكون صديدا أو قيحا قال العلامة الشلبي في حاشيته عليه قال الشيخ كمال الدين في فصل المستحاضة وأقول هذا التعليل يقتضي أنه أمر استحباب فإن الشك والإحتمال في كونه ناقضا لا يوجب الحكم بالنقض إذ اليقين لا يزول بالشك والله تعالى أعلم نعم إذا علم أنه صديد أو قيح من طريق غلبة الظن بإخبار الأطباء أو علامة تغلب على ظن المبتلي يجب

وفي المنية روى عن محمد أنه قال الشيخ إذا كان في عينه رمد وتسيل الدموع منها آمره بالوضوء لوقت كل صلاة لأني أخاف أن يكون ما يسيل منها صديدا فيكون صاحب عذر اه

ونقل شارحها عن الكمال ما نقله عنه الشلبي ثم قال شارحها ومما يشهد لهذا أي لكونه أمر استحباب ما في شرح الزاهدي عقيب هذه المسئلة وعن هشام في جامعه إن كان قيحا فكالمستحاضة وإلا فكالصحيحة وأما قولهم ماء الجرح والنفطة وماء السرة والثدي والعين والأذن إن كان لعلة سواء ينبغي أن يحمل على ما إذا كان الخارج من العين متغيرا بسبب ذلك اه

وفي الفتح عن التجنيس الغرب في العين إذا سال منه ماء نقض لأنه كالجرح وليس بدمع وهو بالتحريك ورم في المأق اه وضبطه في الدر بفتح فسكون قال وهو عرق في العين يسقي ولا ينقطع اه قلت وهل يجري في دمع العين الصافي ما جرى في ماء النفطة من الخلاف والظاهر نعم لعدم الفرق

قال العارف بالله سيدي عبد الغني النابلسي وينبغي أن يحكم برواية عدم النقض بالصافي الذي يخرج من النفطة في كي الحمصة وإن ما يخرج منها لا ينقض وإن تجاوز إلى محل يلحقه حكم التطهير إذا كان ماء صافيا أما غير الصافي بأن كان مخلوطا بدم أو قيح أو صديد فإنه ناقض إذا وجد السيلان بأن تجاوز العصابة وإلا لم ينقض ما دامت الورقة في موضع الكي معصبة بالعصابة وإن امتلأت دما أو قيحا ما لم يسل من حول العصابة أو ينفذ منها دم أو قيح سائل وأما ظهوره من غير أن يتجاوزها فذلك من الجرح نفسه وهو غير ناقض ولو حل العصابة فأخرج

النتف في الفتاوى – (1 / 35)

ما يخرج من الانسان

فأما الانسان فان ما يخرج منه على ثلاثة اقسام

قسم منه طاهر وبخروجه لا ينتقض الوضوء وان اصاب شيئا لا ينجسه وهو عشرة اشياء

دار الإفتاء

1 وسخ الاذان 2 ودموع العين 3 والمخاط 4 والبزاق 5 والبلغم 6 واللبن 7 والعرق 8 ووسخ جميع البدن 9 والرمص 10 واللعاب وكذلك هذه الاشياء من البهائم المأكول لحمها وغير المأكولة لحمها طاهر كله

وقسم منه نجس فنجس وبخروجه يجب الوضوء وهي عشرة أشياء

البول والمذى والوذى والغائط والقيء والفلس والمرة والدم والقيح والصديد

والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

الجواب صحيح
محمد وقاص

الجواب صحيح
صفي عدل الرحمن

الجواب صحيح
أحمد محمود غفر الله

دار الافتاء جامعه دار العلوم كراچی
٢٨/ محرم الحرام، ١٤٣٤ھ
١٣/ دسمبر، ٢٠١٢ء

٢ صفر المظفر ١٤٣٤

٢٨/١/١٤٣٤

مفتی

الجواب صحيح
مفتی عبد المنان سنبھلی

٢/١/١٤٣٤

نائب مفتی

الجواب صحيح
شاه محمد تفضل علی

٢/١/١٤٣٤

الجواب صحيح
٢/٢/١٤٣٤

الجواب صحيح

دار الافتاء
فتوی نمبر ٩/١٤٩٥
٢٨/٣/٣٤
٢٣/١٢/٢٠١٢

CamScanner